دوست کیسے بنائیں؟

08-December-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

8 دسمبر، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

دوست کیسے بنائیں؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ... انسان اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے
- ... دوست کی جانچ کا مِعْیار
- ... کافِر کی دوستی کا بھیانک انجام
- ... صحبت کا اَثَر کیسے ہوتا ہے...؟
- ... دعوتِ اسلامی اور نیک صحبت کی فراہمی

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جسے کوئی اَہم حاجت دَرْپیش ہو، وہ مجھ پر کَثْرت سے درود شریف پڑھے کیونکہ درودِ پاک دُکھ، دَرْد، مصیبتوں کو دُور کرتا اور رِزْق میں اِضَافہ کرتا ہے۔[1]

دُور ہو جائیں دُنیا کے رنج و اَلَم | ہو عطا اپنا غم دیجئے چشمِ نم
مال و دولت کی کثرت کا طالب نہیں | تم پہ ہر دم کروڑوں درود و سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروا دیتی ہے۔[3] اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کرلیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے

---

1 ...بُستان الواعِظین، صفحہ:241۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:604۔
3 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

الٰہی کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ باادَب بیٹھوں گا ❁ خوب تَوَجُّہ (Attention) سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے اللہ پاک! میرے دوستوں کو نیک بنادے!

تاجدارِ لاہور، شیخُ الْمَشَائِخ، حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب کَشْفُ الْمَحْجُوب میں لکھتے ہیں: ایک شخص کعبہ شریف کا طَوَاف کر رہا تھا، اِس دوران اس کی زبان پر صِرف ایک ہی دُعا تھی: اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اِخْوَانِیْ **اے اللہ پاک! میرے دوستوں کو نیک بنادے۔** کسی نے پوچھا: اس مقام پر تم اپنے لئے دُعا کیوں نہیں مانگتے؟ صِرف دوستوں کے لئے ہی کیوں دُعا کر رہے ہو؟ اُس شخص نے بہت کمال (Excellent) جواب دیا، کہا: میں (یہاں مکہ مکرمہ میں تو نیک کاموں میں مَصْرُوف ہوں مگر جلد ہی میں) نے واپس اپنے دوستوں کے پاس جانا ہے، اگر وہ نیک ہوئے تو میں نیک بن جاؤں گا اور اگر وہ خراب ہوئے تو ان کی خرابی مجھے بھی پہنچ کر رہے گی، لہٰذا میں اپنے دوستوں کے لئے دُعا کر رہا ہوں۔ (1)

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ | گناہوں سے ہردم بچا یاالٰہی!
مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو | کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی! (2)

یا اللہ! مجھے بُرے لوگوں سے بچا...!!

پیارے اسلامی بھائیو! اِنْسان کی طبیعت اور فِطْرَت (Nature) ہی ایسی ہے کہ بالکل تنہا

---

(1)...کشف المحجوب، مترجم، صفحہ: 499 بتغیر۔
(2)...وسائل بخشش، صفحہ: 105۔

زِندگی نہیں گزار سکتا، اللہ پاک نے ہم انسانوں کی ضروریات کو ایک دوسرے کے ساتھ یُوں جوڑ دیا ہے کہ ہم چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ مِل جُل کر ہی زِندگی گزارتے ہیں، ہمیں کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی لحاظ سے دوسروں کی ضرورت رہتی ہے۔ منقول ہے: ایک شخص یُوں دُعا کر رہا تھا: اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ عَنِ النَّاس اے اللہ پاک! مجھے لوگوں سے بے نیاز کر دے۔ صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے سُنا تو فرمایا: اے شخص! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اللہ پاک سے موت کی دُعا مانگ رہے ہو...!! **بے شک انسان جب تک زِندہ ہیں، ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔** اس کی بجائے یُوں دُعا کرو: اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ عَنْ شِرَارِ النَّاس اے اللہ پاک! مجھے بُرے لوگوں سے محفوظ فرما...!![1]

دوستی کے آداب سیکھنا ضروری ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا؛ ہم لوگوں کے ساتھ میل جول (Socialize)، تعلقات وغیرہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتے، جب تک زِندہ ہیں، ہمیں دوسروں کے ساتھ ملنا جُلنا، اٹھنا بیٹھنا، دوستی، تعلق رکھنا ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دِینِ اسلام میں دوستی اور نیک صحبت کے آداب پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نفس کی عادَت ہے کہ اپنے ساتھیوں سے راحت پاتا ہے، جس قسم کے لوگوں کی صحبت میں بیٹھتا ہے، اُنہی کی عادات اختیار (Adopt) کر لیتا ہے، **اسی لئے مشائخ (یعنی اَوْلیائے کرام) سب سے پہلے دوستی کے حقوق پر تَوَجُّہ دیتے اور مریدوں کو اسی کی ترغیب (Motivation) دلاتے ہیں، یہاں تک کہ مشائخ کے ہاں دوستی (Friendship) کے آداب سیکھنا اور ان**

[1] ...رسالہ ادب الاختلاط بالناس، صفحہ: 56۔

پر عمل کرنا فرض کا درجہ رکھتا ہے۔[1]

انسان اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے

ترمذی شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلرَّجُلُ عَلٰی دِینِ خَلِیْلِہٖ، فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔[2] یعنی عموماً انسان اپنے دوست کی سیرت و اخلاق اختیار کرلیتا ہے، کبھی اس کا مذہب بھی اختیار کرلیتا ہے، لہٰذا اچھوں سے دوستی رکھو تاکہ تم بھی اچھے بن جاؤ! اور کسی سے دوستی کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ و رسول کا فرمانبردار ہے یا نہیں۔ صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: انسان کی طبیعت میں اَخذ یعنی لے لینے کی خاصِیَّت (**Quality**) ہے، حریص کی صحبت سے حِرص اور زاہِد کی صحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا (لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ کسی کو دوست بنانے سے پہلے خوب غور و فکر کرلے، جانچ لے کہ میں کسے دوست بنا رہا ہوں)۔[3]

عقل مندی کی ایک بات

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک پر بار بار غور فرمایئے! رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلرَّجُلُ عَلٰی دِینِ خَلِیْلِہٖ آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ دوست بنانا کتنا اَہَم معاملہ ہے۔ ہمارے ہاں تو راہ چلتے دوستی ہو جاتی ہے۔ ایک آدھ گھنٹہ بس میں اکٹھے سَفَر (**Travel**) کیا، بات چیت ہوئی، اپنا نمبر دیا،

---

1 ...کشف المحجوب مترجم، صفحہ: 499 بتغیر۔
2 ...ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ: 566، حدیث: 2378۔
3 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 599 بتغیر قلیل۔

اُس کا نمبر لیا اور دوستی ہو گئی بلکہ اب تو جدید دور ہے، آن لائن دوستیاں (**Online Friendships**) ہوتی ہیں، نہ سامنے والے کو دیکھا، نہ جانچا، یہ تک معلوم نہیں ہوتا کہ میں جس سے دوستی کر رہا ہوں، وہ ہے کون، بَس فیس بُک(**Facebook**)، انسٹا گرام(**Instagram**) وغیرہ پر چار باتیں ہوئیں، فرینڈ ریکویسٹ (**Friend Request**) آئی، ہم نے قبول(**Accept**) کی اور دوستی شروع ہو گئی۔

کیسی افسوسناک صُورتِ حال(**Situation**) ہے، ہم نے پاؤں میں پہننے کے لئے جوتا خریدنا ہو تو پُوری مارکیٹ گھومتے ہیں، لوگ ایک جوتا پسند کرنے کے لئے کئی کئی گھنٹے لگا دیتے ہیں، تب جا کر کوئی جوتا پسند آتا ہے اور دوست...!! جسے دِل میں جگہ دینی ہے، جس کے ساتھ اُٹھنا ہے، بیٹھنا ہے، اس کو اپنی زِندگی میں شامِل کرنا ہے، اس کے اَخْلاق ہم پر اَثَر کریں گے، اس کا کردار ہمارے کردار پر اَثَر انداز ہو گا، اس بارے میں کوئی غور و فِکْر نہیں، کوئی جانچ پڑتال نہیں، بَس! آپس میں چار باتیں ہوئیں اور دوست بن گیا۔

اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے! غور تو فرمایئے! ہمارا دوست ہمارا دِین ہے۔ لہٰذا دوست بنانے میں بہت احتیاط سے کام لینا ضروری ہے۔ علّامہ شعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دوست بنانے کے لئے عقلمند ہونا ضروری ہے تاکہ آدمی جان سکے کہ کون دوستی کے لائق ہے کون نہیں ہے۔ مزید فرماتے ہیں: بے وقوف لوگ ہر ایک کو دوست بنالیتے ہیں، پھر چار دِن بعد لڑائی ہوتی ہے اور وہی دوست دُشمن ہو جاتا ہے۔ عُلما فرماتے ہیں: **عقل مندوہ ہے جو پہلے تجربہ**(**Experience**)**کرے، پھر دوست بنائے۔**[1]

---

1 ...لواقح الانوار، العہد الحادی عشر بعد المائتین فی مجالسۃ الصالحین، جلد:2، صفحہ:42۔

دوست آئینہ ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے! ہمارا دوست ہمارا آئینہ ہوتا ہے۔ مثلاً میں اگر کسی کو اپنی دوستی کے لئے منتخب (Select) کرتا ہوں تو میرا یہ اِنتخاب بتائے گا کہ میری سوچ (Thinking) کیسی ہے؟ میری پسند ناپسند کیسی ہے؟ میرے اَخلاق، میرے کردار، میری ذہنیت (Mentality) کا پتا یہ انتخاب دے گا، میرا قلبی میلان بتائے گا کہ میں کیسا انسان ہوں، اگر میں اچھے انسان کو اپنا دوست منتخب کروں تو یہ دلیل ہوگی کہ میں خود اچھا ہوں اور اگر میں بُرے آدمی کو دوست بناؤں تو یہ دلیل ہوگی کہ میں خُود بھی بُرا ہوں۔ صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: دُھواں آگ کی اتنی نشاندہی نہیں کرتا، جتنی نشاندہی دوست اپنے دوست کی کرتا ہے۔ [1]

یعنی ہم دُور کہیں سے دُھواں اُٹھتا دیکھیں تو ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ وہاں کہیں آگ لگی ہے، معلوم ہوا! دُھواں آگ کی نشاندہی کرتا ہے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے فرمان کا مطلب ہے: دور سے دُھواں دیکھ کر ہمیں آگ کا اتنا پختہ یقین نہیں ہوتا جتنا کہ ایک دوست کو دیکھ کر دوسرے دوست کی عادات (Habits)، اس کے اَطوار، اس کی پسند ناپسند اور اس کی سوچ کا پتا چل جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ہی ایک اَور فرمان ہے، آپ فرماتے ہیں: کسی کو پرکھنا ہو تو اس کے دوستوں سے پرکھو کیونکہ آدمی اسی سے دوستی کرتا ہے، جسے وہ اپنے جیسا جان کر اچھا سمجھتا ہے۔ [2]

---

1 ...ادب الدنیا والدین للماوردی، باب الرابع، صفحہ:162۔

2 ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الاخوان، جلد:8، صفحہ:161، حدیث:38۔

انسان اپنے جیسے سے دوستی کرتا ہے

آپ غور فرمائیے! دُنیا میں ہزاروں لوگ ہیں، جن سے ہماری دوستی نہیں ہوتی، سینکڑوں ہیں جن سے ہماری دوستی ہو جاتی ہے؛ایک شخص سکول میں، کالج میں، آفس میں ایک عرصے تک ہمارے ساتھ رہتا ہے، اس سے بس سلام دُعا ہی رہتی ہے، گہری دوستی نہیں ہو پاتی جبکہ کسی کے ساتھ صِرف چند گھنٹے کی ملاقات ہی میں اس سے گہری دوستی ہو جاتی ہے، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ شیخ شہابُ الدِّین سہروردی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اس کی وجہ ہے: ہم جنس ہونا۔[1] اَلْجِنْسُ يَمِيْلُ اِلٰى جِنْسِه جِنْس اپنی جِنْس ہی کی طرف لوٹتی ہے؛

پہنچی وہیں پہ خاک، جہاں کا خمیر تھا

یعنی انسان جسے اَخلاق میں، کردار (Character) میں، سوچ میں، انداز میں اپنے جیسا دیکھتا ہے، اسی کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔

حضرت امام مالِک رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اِنْسان پرندوں کی طرح ہیں، پرندے ہمیشہ اپنے جیسے پرندوں کے ساتھ ہی رہتے ہیں؛ کبوتر (Pigeon) کبوتروں کے ساتھ رہتا ہے، کوّا کوّوں کے ساتھ، مرغی مرغیوں کے ساتھ، بطخ (Duck) بطخوں کے ساتھ ایسے ہی انسان بھی اپنے ہم خیال، ہم فِکْر، ہم کِردار، ہم اَخلاق کے ساتھ دوستی کرتا ہے۔[2]

کُنَد ہَم جِنْس بَاہَم جِنْس پَرْواز | کبوتر با کبوتر، باز با باز

ترجمہ: ہر جنس اپنی جنس کے ساتھ پرواز کرتی ہے۔ کبوتر کبوتر کے ساتھ، کوا کوے کے ساتھ۔[3]

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب عوارف المعارف، باب الثالث والخمسون، جلد: 5، صفحہ: 272۔
2 ... روضۃ العقلاء ونزہۃ الفضلاء لابن حبان، ذکر ائتلاف الناس واختلافھم، صفحہ: 96۔
3 ... فتاویٰ رضویہ، جلد: 15، صفحہ: 526۔

دوست کی جانچ کا مِعیار

پیارے اسلامی بھائیو! شہد کی مکھی پھولوں، پھلوں اور اچھی چیزوں پر ہی بیٹھتی ہے، یہ شہد کی مکھی کی پاکیزگی، اس کی اچھی فِطرَت کی دلیل ہے جبکہ دُوسری مکھی گندگی ہی پر بیٹھتی ہے، یہ اس کی گندی طبیعت (Dirty Nature) کا اَثَر ہے۔ اب ہم نے غور کرنا ہے کہ ہم کس کے ساتھ بیٹھتے ہیں، کس کے ساتھ دوستی لگاتے ہیں، ہم جیسے دوست کا انتخاب کریں گے، ہماری فِطرَت، طبیعت ایسی ہی ہوگی۔ شیخ شہابُ الدّین سہروردی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کسی کی طرف دِل مائِل ہو (یعنی دِل کرے کہ میں فُلاں سے دوستی کرلوں تو) چاہیئے کہ آدمی اسے شریعت کے ترازو میں تولے (دیکھے کہ کیا وہ نمازیں پڑھتا ہے؟ فرائِض وواجبات پر عَمَل کرتا ہے؟ سنّتیں اپناتا ہے؟ شریعت کی روشنی میں اس کے اَخلاق، اس کے کردار کی جانچ کرے) اگر اس کے حالات و اَحوال شریعت کے مُطَابِق ہوں تو بندہ اپنے آپ کو اچھی حالت کی خوشخبری دے اور وہ شخص جس کی دوستی کی طرف دِل مائِل ہے، اگر وہ شریعت کے ترازُو پر پورا نہ اُترے، (مثلاً نمازیں قضا کرتا ہو، روزے نہ رکھتا ہو، فرائِض وواجبات کی ادائیگی میں سستی کرتا ہو، بدزبان ہو، بُرے اخلاق والا، بُری عادات والا ہو تو) آدمی کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے، ڈرے کہ اسے اپنے مسلمان بھائی کے آئینے میں اپنی بدحالی نظر آئی ہے۔[1]

اللہ پاک ہمیں اچھے دوستوں کی نیک صحبت (Company) نصیب فرمائے۔ آمِیْن

بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... ملاحق احیاء العلوم، کتاب عوارف المعارف، باب الثالث والخمسون، جلد: 5، صفحہ: 272 ملتقطاً۔

دوست؛ جنّت کا رستہ یا جہنّم کا ساتھی

اے عاشقانِ رسول! کسی سے دوستی کرنا معمولی بات نہیں، یہ بہت اَہَم معاملہ ہے، ہمارا دوست ہمیں جنّت کا حقدار بھی بنا سکتا ہے اور راہِ جہنّم کا مُسَافِر بھی بنا سکتا ہے۔ بُخارِی شریف میں حدیثِ پاک ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبّت کرتا ہے۔ (1)

اَللّٰہُ اَکْبَر! معلوم ہوا ❁ جو جنّت کے رستے پر چل رہے ہیں ❁ جو نمازیں پڑھتے ہیں، سنّتیں اپناتے ہیں ❁ نیک کام کرتے ہیں ❁ جنّت میں لے جانے والے اَعْمَال کرتے ہیں ❁ اگر آج ہم ان سے محبّت کریں گے ❁ ان سے دوستی کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت انہی کے ساتھ ہوں گے اور اللہ نہ کرے! اگر آج ہم جہنّم کے رستے پر چلنے والوں کے ساتھ بیٹھے ❁ جو نمازیں نہیں پڑھتے ❁ روزے نہیں رکھتے ❁ گانے باجے سنتے ہیں ❁ فلمیں دیکھتے ہیں ❁ گالی گلوچ کرتے ❁ لڑائی جھگڑا کرتے ❁ شراب پیتے ❁ جُوا کھیلتے ہیں ❁ اللہ و رسول کی نافرمانی کرتے ہیں، اگر ہم نے ایسوں کے ساتھ دوستی لگائی اور خدا نخواستہ توبہ کئے بغیر ہی دُنیا سے چلے گئے تو آہ! حدیثِ پاک کے مُطَابق روزِ قیامت انہی کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ خُوب اچھی طرح سوچ سمجھ کر دوستی لگایا کریں۔

کافِر کی دوستی کا بھیانک انجام

ایک شخص تھا: عُقْبَہ بن اَبِی مُعَیط۔ یہ مکہ مکرمہ کا رہنے والا کافر تھا۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہوتا، آپ صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم کی نُور بھری

---

1 ...بخاری، کتاب: الادب، باب: علامۃ حب اللہ...الخ، صفحہ: 1529، حدیث: 6168۔

باتیں سُنتا، انہیں پسند کرتا تھا، البتہ اس نے کلمہ نہیں پڑھا تھا، ایک دِن اس نے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کو اپنے گھر دعوت پر بُلایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے، کھانا حاضِر کیا گیا۔ رسولِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تک تم کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہو جاتے، میں تمہارے گھر کا کھانا ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ عُقْبَہ بن ابی مُعیط نے بظاہِر کلمہ پڑھ لیا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے کھانا تناوُل فرمایا اور واپس تشریف لے آئے۔

عُقْبَہ بن ابی مُعیط کی اُبَیّ بن خَلف کے ساتھ دوستی تھی، اُبَیّ بن خَلف مکہ مکرمہ کا بڑا ظالِم کافِر تھا، جب اسے پتا چلا کہ عُقْبَہ نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی اپنے گھر دعوت کی اور کلمہ بھی پڑھ لیا ہے تو اس کافِر کی رگ پھڑک اُٹھی، اس نے عُقْبَہ کو اُکسایا اور کہا: میری تمہارے ساتھ دوستی کی اب ایک ہی صُورت ہے، وہ یہ کہ تم مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آؤ! مَعَاذَ الله!

اب عُقْبَہ بن ابی مُعیط کے سامنے 2 راستے تھے، ایک طرف اس کا دوست تھا، دوسری طرف الله پاک کے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا دامنِ اَقْدس اور دوجہاں کی بھلائیاں تھیں مگر اَفْسَوس! عُقْبَہ بن اَبِی مُعیط نے کافِر کی دوستی کو پسند کیا، یہ بدبخت بارگاہِ رسالت میں آیا اور اس نے سخت گستاخی کی[1]، اس پر پارہ: 19، سورۂ فرقان کی یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ﴿۲۷﴾ یٰوَیْلَتٰی	ترجمۂ کنزالایمان: اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا کہ ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے

[1] ...خازن، پارہ: 19، سورۂ فرقان، زیرِ آیت: 27، جلد: 3، صفحہ: 312۔

یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ ؕ وَ کَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا ﴿۲۹﴾ (پارہ:19، سورۂ فرقان:27تا29)	ساتھ راہ لی ہوتی وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے اور شیطان آدمی کو بے مدد چھوڑ دیتا ہے۔

انسان کو جب بہت حَسرت اور شرمندگی ہوتی ہے یا بہت زیادہ غُصَّہ آتا ہے تو بعض لوگ دانت پیستے ہیں، بعض حسرت میں اپنے ہی ہاتھوں پر کاٹنے لگتے ہیں، روزِ قیامت عُقْبَہ بن اِبی مُعَیط کی بھی یہی حالت ہوگی، یہ حسرت سے اپنے ہاتھوں پر کاٹے گا[1] اور کہے گا: اے کاش! میں نے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا ساتھ اپنایا ہوتا، کاش! ان کی پیروی میں جنّت و نجات کا راستہ اختیار کیا ہوتا! ہائے میری بربادی...!! کاش! میں نے فُلاں (یعنی اُبَی بن خَلف) کو دوست نہ بنایا ہوتا۔[2]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! عُقْبَہ بن اَبِی مُعَیط رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں بیٹھا کرتا تھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کی ہدایت بھری باتیں سُنا کرتا تھا، اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے کہنے پر کلمہ بھی پڑھ لیا تھا مگر افسوس! ایک کافِر کی دوستی نے اسے بہکا دیا، یہ جنّت کے رستے کا مُسافِر بن ہی چکا تھا لیکن غلط دوستی نے اسے پھر سے جہنّم کی طرف دھکیل دیا۔ اب ہم اپنے متعلق غور کریں، آہ! ❁ اگر آج ہم نے بُرے لوگوں کو دوست بنایا ❁ جو نمازیں نہیں پڑھتے ❁ نیک کام نہیں کرتے ❁ اللہ و رسول کی نافرمانی کرتے ہیں ❁ شراب پیتے ہیں ❁ جُوا کھیلتے ہیں ❁ سُودی لین دَین کرتے ہیں ❁

---

1 ...خازن، پارہ:19، سورۂ فرقان، زیرِ آیت:27، جلد:3، صفحہ:313۔

2 ...خازن، پارہ:19، سورۂ فرقان، زیرِ آیت:28، جلد:3، صفحہ:313۔

بھنگ چرس وغیرہ کا نشہ کرتے ہیں ❁ لڑائی جھگڑے کرنے والے ❁ فیشن پرستی میں آخرت کو بھولنے والے ❁ سرکش ونافرمان ہیں ❁ ہم نے اگر ایسوں کو دوست بنایا تو کہیں کل روزِ قیامت جب سب تعلقات ٹوٹ جائیں گے ❁ ماں بیٹے سے بھاگے گی ❁ باپ اکلوتے کو چھوڑے گا ❁ بھائی بھائی سے دُور جائے گا، اُس وقت دوست احباب کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہو گا ❁ آہ! قیامت کے اُس ہولناک دِن اللہ نہ کرے ہم بھی کہیں حسرت سے یہی نہ پُکارتے رہ جائیں کہ

یٰوَیْلَتٰى لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ﴿۲۸﴾ (پارہ:19، سورۂ فرقان:28)	ترجمۂ کنزالایمان: وائے خرابی میری ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

اس لئے آج موقع ہے، ہم اچھے دوست ہی بنائیں، صِرف اچھے، نیک نمازی لوگوں کی صحبت ہی اختیار کریں۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند | صحبتِ طالح ترا طالح کند

ترجمہ: یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی، برے کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

خطرے کی گھنٹی

اے عاشقانِ رسول! بے نمازی، شرابی، ماں باپ کے نافرمانوں سے دوستی بھی اگرچہ نقصان دہ ہے لیکن یاد رکھئے! کُفّار سے دوستی کرنا ایمان کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ مذہبی ایونٹس (Events) کے موقع پر ان سے لین دین کے معاملات کرنا یا ان کے کسی مذہبی تہوار پر جانا، غمی خوشی کے معاملات میں ان کو ساتھ رکھنا، بالخصوص ہمارے بچوں کا غیر مسلموں سے دوستی کرنا والدین کے لئے بہت زیادہ توجہ چاہتا ہے۔ جن

آبادیوں میں مسلمان اور غیر مسلم دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہوں، وہاں بہت زیادہ احتیاط کی حاجت ہے، اللہ پاک ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

پارہ:28، سورۂ مُمْتَحِنَہ آیت:1 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّۚ (پارہ:28، سورۂ مُمْتَحِنَہ:1)	ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے کہ اے ایمان والو! کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ جو میرے اور تمہارے دشمن ہیں۔[1] کفار کے ساتھ دوستی کرنا، اُن کی مدد کرنا، اُن سے مدد چاہنا اور اُن کے ساتھ محبت کے روابط (یعنی میل جول) رکھنا ممنوع ہے، مسلمانوں پر دینِ اسلام کے ہر مخالف سے علیحدگی اور جدا رہنا واجب ہے۔[2]

ہم بے وفائی نہیں کرسکتے...

بعض لوگ جو بُری دوستیاں لگا چکے ہوتے ہیں، انہیں اگر سمجھایا جائے کہ بھائی! بُرے دوستوں کے پاس بیٹھنا اچھی بات نہیں، انہیں چھوڑ کر اچھے لوگوں کے پاس بیٹھا کیجئے! تو انہیں شیطان **وفا کا فلسفہ** پڑھاتا ہے کہ ہم ہر گز بے وفائی نہیں کرسکتے، دوستی لگائی ہے تو اب اسے ہر حال میں نبھائیں گے۔

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:28، سورۂ مُمْتَحِنَہ، تحت الآیۃ:1، جلد:10، صفحہ:101۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:6، سورۂ مائدہ، تحت الآیۃ:51، جلد:2، صفحہ:448 ملتقطاً۔

اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم کسی کا دوست ہونے سے پہلے اللہ پاک کے بندے اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کے اُمَّتی ہیں، ہم اگر واقعی باوفا ہیں تو ہم نے اللہ و رسول (صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم) کے اَحْکام کے ساتھ کتنی وَفا کی ہے؟ اللہ و رسول فرمائیں: بُرے دوست نہ بناؤ! ہم بنا رہے ہیں، اللہ و رسول فرمائیں: سچّوں اور اچھوں کے ساتھ رہو، ہم بُروں کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں۔ آخر ہم یہاں باوَفا کیوں نہیں ہیں؟

ویسے بھی دوستوں کی وَفا آخِر کہاں تک ہو گی؟ قبر کے گڑھے تک...! بَس! آہ! ہم نہیں جانتے کہ مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کب رُوح قبض کرنے تشریف لے آئیں، بَس! یہ سانس رُکنے ہی کی دیر ہے، ہمارے یہی دوست ہمیں اندھیری قبر کے گڑھے میں تنہا چھوڑ کر پلٹ آئیں گے، پھر نہ کوئی دوست ہو گا، نہ یار، نہ وفائیں رہیں گی، نہ وعدے، بَس ہم ہوں گے اور ہمارے اچھے یا بُرے اَعْمال ہوں گے۔ آہ! پھر قیامت کا ہولناک دِن آئے گا، وہاں بے نمازی دوستوں کا کام آنا تو دُور کی بات، سگی ماں بھی اکلوتے بیٹے سے مُنہ پھیر رہی ہو گی، پھر یہ وفائیں کہاں جائیں گی؟ کون ہو گا ہمیں جہنّم سے بچانے والا...؟

مِٹا دے ساری خطائیں مِری مِٹا یا ربّ! | بنا دے نیک بنا نیک دے بنا یا ربّ!
بنا دے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر | قریب آئے نہ میرے کبھی رِیا یا ربّ!
اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر | کروں گا کیا جو تُو ناراض ہو گیا یا ربّ!
گناہگار ہوں میں لائقِ جہنم ہوں | کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یا ربّ[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 78۔

باوَفا دوست کون...؟

پیارے اسلامی بھائیو! قیامت کا دِن بُری دوستیاں مٹنے کا دِن ہے، ہاں! ایک دوست ہے جو روزِ قیامت بھی ساتھ نبھائے گا، وہ کونسا دوست ہے؟ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾ (پارہ:25، سورۂ زخرف:67)	ترجَمہ کنزالایمان: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت لکھا ہے: دنیا میں جو دوستی کفر اور گُناہ کی بنا پر تھی وہ قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے گی جبکہ دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ پاک کے لئے تھی دشمنی میں تبدیل نہ ہو گی بلکہ باقی رہے گی۔ (1)

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے، آپ نے فرمایا: 2 دوست مومن ہیں اور 2 دوست کافر۔ مومن دوستوں میں ایک مرجاتا ہے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے: یااللہ پاک! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری کرنے کا اور نیکی کرنے کا حکم کرتا تھا اور مجھے برائی سے روکتا تھا اور یہ خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر ہونا ہے، یااللہ پاک! اسے میرے بعد گمراہ نہ کرنا اور اسے ایسی ہدایت دے جیسی ہدایت مجھے عطا فرمائی اور اس کا ایسا اِکرام کر جیسا میرا اِکرام فرمایا۔ جب اس کا مومن دوست مرجاتا ہے تو اللہ پاک دونوں کو جمع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی تعریف کرے، تو ہر ایک کہتا ہے کہ یہ اچھا بھائی ہے، اچھا دوست ہے، اچھا رفیق ہے۔ اور 2 کافر دوستوں میں سے جب ایک مرجاتا ہے تو دعا کرتا

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:25، سورۂ زخرف، زیرِ آیت:67، جلد:9، صفحہ:641 ملتقطاً۔

ہے: یا اللہ پاک! فلاں مجھے تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری سے منع کرتا تھا اور برائی کا حکم دیتا تھا، نیکی سے روکتا تھا اور یہ خبر دیتا تھا کہ مجھے تیرے حضور حاضر نہیں ہونا، تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کو بُرا بھائی، بُرا دوست اور بُرا رفیق کہتا ہے۔[1]

نیک دوست بھی شَفاعت کریں گے!

معلوم ہوا کہ قیامت کے دن نیک، صالح اور پرہیز گار مسلمانوں کی دوستی مسلمانوں کے کام آئے گی اور وہ قیامت کے انتہائی سخت ہَولناک دن میں مسلمانوں کی غم خواری اور شفاعت کریں گے، چنانچہ حضرتِ جابِر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جنّتی کہے گا: میرے فلاں دوست کا کیا حال ہے؟ اور وہ دوست گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہو گا، اللہ پاک فرمائے گا: اس کے دوست کو نکالو اور جنت میں داخِل کر دو تو جو لوگ جہنم میں باقی رہ جائیں گے وہ یہ کہیں گے کہ ہمارا کوئی سفارشی نہیں ہے اور نہ کوئی غم خوار دوست۔[2]

حضرتِ حَسَن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روزِ قیامت شفاعت کریں گے۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہیں باوَفَا دوست! کون؟ متقی، پرہیز گار، نیک نمازی، اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرنے والے، جنّت میں لے جانے والے اَعْمَال کرنے والے، ان کے ساتھ ہی دوستی لگانی چاہئے، یہ اچھے دوست ہیں، یہی ہیں جو روزِ قیامت بھی کام آئیں

1 ... تفسیر خازن، پارہ: 25، سورۂ زخرف، زیرِ آیت: 67، جلد: 4، صفحہ: 113۔
2 ... تفسیرِ بغوی، پارہ: 19، سورۂ شعراء، زیرِ آیت: 101، جلد: 3، صفحہ: 364۔
3 ... تفسیرِ بغوی، پارہ: 19، سورۂ شعراء، زیرِ آیت: 101، جلد: 3، صفحہ: 364۔

گے۔ اللہ پاک ہمیں نیک لوگوں سے دوستی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم۔

اچھے اور بُرے دوست کی مثال

حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اچھے اور بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے، مُشک اُٹھانے والا یا تمہیں کچھ دے دے گا یا تم اس سے خرید لوگے اور یا تم اس سے اچھی خوشبو پالوگے اور بھٹی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلادے گا اور یا تم اس سے بدبو پاؤگے۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی پاکیزہ مثال ہے جس کے ذریعے سمجھایا گیا ہے کہ بُروں کی صحبت فائدہ اور اچھوں کی صحبت نقصان کبھی نہیں دے سکتی، بھٹی والے سے مُشک نہیں ملے گا گرمی اور دھواں ہی ملے گا، مُشک والے سے نہ گرمی ملے نہ دھواں بلکہ مُشک یا خوشبو ہی ملے گی۔ اس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ حتی الامکان بری صحبت سے بچو کہ یہ دین و دنیا برباد کردیتی ہے اور اچھی صحبت اختیار کرو کہ اس سے دین و دنیا سنبھل جاتے ہیں۔

مار بد تنہا ہمیں برجاں زند | یار بد بر دین و بر ایمان زند (2)

وضاحت: سانپ کی صحبت جان لیتی ہے، برے یار کی صحبت ایمان برباد کردیتی ہے۔

صحبت کا اَثر کیسے ہوتا ہے...؟

ہمارے ہاں اَوْلاد اگر بُرے دوستوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے لگے تو والدَین انہیں

---

(1)... بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب المسک، صفحہ:1410، حدیث:5534۔

(2)... مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:590 تا 591 ملتقطاً۔

سمجھاتے ہیں مگر اَوْلاد سامنے سے بڑی دلیل دیتی ہے: فُلاں تو مجھے کوئی بُری بات نہیں سکھاتا، وہ تو بہت اچھا ہے، آپ کو خوامخواہ اس میں بُرائیاں نظر آتی ہیں۔

ایسی اَوْلاد کو چاہئے کہ والدَیْن کی بات مان لیں، والدَین جو کچھ جانتے ہیں، ہمارا بچگانہ ذِہن اُن تک نہیں پہنچ سکتا، ویسے بھی کوئی بُرا بول کر تھوڑی کہے گا کہ میں بُرا ہوں؟ مثلاً کوئی بے نمازی ہے، وہ بول کر نہیں کہے گا کہ تم نماز نہ پڑھا کرو! جو بداَخلاق ہے وہ بول کر نہیں کہے گا: تم بھی بداَخلاقیاں کرو! گالیاں بکا کرو! کوئی بھی دوست ایسا نہیں کرے گا، اگر وہ ایسا کرے تو کون اس کے ساتھ دوستی لگائے گا...؟ بُرا دوست ایک بھٹی ہے، جو اس کے پاس بیٹھتا ہے، آگ کی چنگاریاں اس کی طرف ضرور آتی ہیں۔

ہم ذرا غور کریں! ہمیں شریعت نے صحبت کے اچھے بُرے اَثْرات سے آگاہ کیا ہے، اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَة صحبت اَثر کرتی ہے۔

سُوال یہ ہے کہ صحبت کے اَثَر کرنے کا انداز کیا ہوتا ہے؟ کسی کی صحبت ہم پر کس ذریعے سے اَثر انداز ہوتی ہے؟ امام راغب اَصْفَہانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس راز سے پردہ اُٹھایا ہے، آپ فرماتے ہیں: بُرا دوست اپنے دوست کی عادات(***Habits***) کو اپنی باتوں اور کاموں سے نہیں بگاڑتا بلکہ صِرف اُس کی طرف دیکھنے سے ہی عادتیں بگڑ جاتی ہیں۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! معلوم ہوا؛ ہمارا دوست ہمیں بُری باتیں بتائے یا نہ بتائے، ہمیں بُرائی کی طرف لے کر جائے یا نہ جائے، اُس کی بُری صحبت کا اَثَر اس کی طرف دیکھنے سے ہو گا، ہم جیسے جیسے اس کو دیکھتے جائیں گے، ہمارے دِل پر اَثَر پڑتا جائے گا، آخر ایک دِن آئے گا کہ

---

1 ...کتاب الذریعہ الی مکارم الشریعہ، فصل الخامس، الحث علی مصاحبۃ الاخیار، صفحہ:259۔

ہم اس بُرے دوست کے رنگ میں رنگ چکے ہوں گے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ ہم بُرے دوست سے پہلے دِن ہی بچ جائیں، اس کے قریب بھی نہ جائیں۔

بُرا ساتھی جہنّم کا ٹکڑا ہے

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بُرے ساتھی سے بچو کیونکہ وہ جہنّم کا ایک ٹکڑا ہے، اس کی محبّت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ تم سے اپنا وعدہ پُورا نہیں کرے گا۔ [1]

بُری صحبت کا عبرتناک انجام

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! میں آپ کو بُری صحبت کے بھیانک انجام پر مبنی عبرتناک واقعہ سُناتا ہوں؛ شیخ طریقت، امیر اہلسنت، مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **نیکی کی دعوت** صفحہ:290 پر لکھتے ہیں: پنجاب (پاکستان) کے ایک محلّے میں ایک عجیب وغریب بدبو محسوس ہونے لگی، عَلاقے والوں کی خوب جستجو کے بعد کہیں جا کر بدبو کا سراغ ملا، وہ بدبو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔ چُنانچِہ پولیس کو اِطّلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رُونگٹے کھڑے ہوگئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصے گل سڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہوگئے۔ تحقیق (**Research**) کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت

1... فردوس الاخبار، جلد:1، صفحہ:224، حدیث:1573۔

مزدوری کرنے کے لئے اِس عَلاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھا اور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوا میں بَہُت ساری رقم جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی (**Electricity**) کے جھٹکے لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گورو کفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہو گئے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے بُری صحبت کا بھیانک انجام...!! اللہ پاک ہمیں بُرے دوستوں سے محفوظ فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم۔

دوست کیسے بنائیں...؟

پارہ:11، سورۂ توبہ، آیت:119 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (پارہ:11، سورۂ توبہ:119)	ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اور ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی (**Hardness**) ختم ہوتی اور اس میں رِقَّت و نرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہَولناک معاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر

[1]...نیکی کی دعوت، صفحہ:290۔

مسلمان کو چاہیے کہ وہ نیک بندوں سے تعلُّقات بنائے اور ان کی صحبت اختیار کرے۔[1] اور دیندار دوست تلاش کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: سچے دوست تلاش کرو اور ان کی پناہ میں زندگی گزارو کیونکہ وہ خوشی کی حالت میں زینت اور آزمائش کے وقت سامان ہیں۔ اور کسی گناہگار کی صحبت اختیار نہ کرو ورنہ اس سے گناہ کرنا ہی سیکھو گے۔[2]

علمائے کرام کی صحبت میں بیٹھنا عِبادت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ عُلَمائے کرام کی صحبت میں بیٹھا کریں، ان سے دوستی کریں، اللہ پاک کی رِضا کے لئے عاشقانِ رسول عُلَما کے ساتھ محبّت کیا کریں۔ صحابیِٔ رسول حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہما سے روایت ہے: علما کی صحبت میں بیٹھنا عبادت ہے۔[3] کنز العمال شریف کی حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو علما کی صحبت میں بیٹھا تحقیق وہ میری صحبت میں بیٹھا اور جو میری صحبت میں بیٹھا یقیناً وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں بیٹھا۔[4]

حضرتِ سفیان بن عُیَیْنَہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا ارشاد ہے: ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جن کی صورت دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے، جن کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے، جن کا عمل تمہیں آخرت کا شوق دلائے۔[5]

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:11، سورۂ توبہ، زیرِ آیت:119، جلد:4، صفحہ:258۔
2 ... احیاء العلوم، کتاب: آداب الالفۃ...الخ، باب: الاول، جلد:2، صفحہ:212 ملتقطاً۔
3 ... مسندِ فردوس، جلد:4، صفحہ:156، حدیث:6486۔
4 ... کنز العمال، کتاب: العلم، باب: الاول فی الترغیب فیہ، جز:10، جلد:5، صفحہ:74، حدیث:28879۔
5 ... جامع بیان العلم وفضلہ، باب جامع فی آداب العالم والمتعلم، جلد:1، صفحہ:416، رقم:815۔

اچھے دوست کی 5 صِفات

پیارے اسلامی بھائیو! دوست کیسا ہو؟ اس تعلق سے حُجَّۃُ الْاِسْلام، امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: انسان کے لئے ان خصلتوں اور صفات کا جاننا ضروری ہے جن کے باعث کسی کی صحبت اختیار کرنے میں رغبت کی جاتی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: صِرْف ایسے شخص کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جس میں یہ 5 خُوبیاں ہوں:

پہلی صفت: عقل مند ہو

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بے وقوف کے ساتھ بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں، اس کا ساتھ کتنا ہی طویل ہو انجامِ کار وَحشَت اور جدائی ہوتا ہے۔ عقل مند کی صحبت اختیار کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ بے وقوف شخص اگر تمہیں فائدہ پہنچانے اور تمہاری مدد کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر بھی تمہیں نقصان پہنچاتا ہے اور اسے اس بات کا علم بھی نہیں ہوتا۔ کہا گیا ہے کہ **بے وقوف سے دوری اختیار کرنا اللہ پاک کے قُرب کا ذریعہ ہے۔**[1]

کہتے ہیں: ایک شِکاری (**Hunter**) ایک مرتبہ جنگل میں شِکار کرنے گیا، اس نے دیکھا کہ وہاں ایک بندر ہے، جس کے پاؤں میں کانٹا چبھا ہوا ہے، شِکاری کو بندر (**Monkey**) پر ترس آیا اور اس نے وہ کانٹا نکال دیا، بس! اسی ہمدردی کی بِنا پر بندر اور شِکاری کی دوستی ہو گئی، بندر شِکاری کے ساتھ ہی رہنے لگا، لوگوں نے شِکاری کو بہت سمجھایا کہ بندر ایک بے وقوف جانور ہے، اس کی دوستی تمہیں نقصان پہنچائے گی مگر شِکاری نے کسی کی بات پر توجہ نہ دی۔ ایک دِن یوں ہوا کہ شِکاری سو رہا تھا، بندر اس کے قریب بیٹھا اسے ہوا دے

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب: آداب الالفۃ...الخ، باب: الاول، جلد: 2، صفحہ: 211 ملتقطاً۔

رہا تھا، اچانک ایک مکھی کہیں سے آئی اور شِکاری کے ناک پر بیٹھ گئی، بندر نے شِکاری سے ہمدردی کرتے ہوئے اس مکھی کو اُڑایا مگر مکھی ذرا ضِدّی ہوتی ہے، بندر نے ایک بار مکھی اُڑائی، وہ پھر وہیں آکر بیٹھ گئی، چند بار یونہی ہوا؛ آخر بندر کو غُصَّہ آیا اور اس نے اپنی طرف سے اپنے دوست سے ہمدردی کرنی چاہی اور ایک پتھر اُٹھا کر ناک پر بیٹھی مکھی کو دے مارا، مکھی تو اُڑ سکتی تھی، وہ اُڑ گئی، پتھر شِکاری کے ناک پر لگا اور وہ زخمی ہو گیا۔بے وقوف کی دوستی کا یہی انجام ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم عقل مند کے ساتھ دوستی کریں۔

دوسری صِفت: اچھے اَخلاق کا مالک ہو!

جس کی صحبت اپنائی جائے اس کے اخلاق بھی اچھے ہونا ضروری ہیں کیونکہ بُرے اَخلاق والا آدمی چاہے کتنا ہی عقل مند ہو، جب اس پر غصہ، خواہش، بُخل یا بزدلی وغیرہ غالِب ہو تو وہ اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے۔یوں وہ بعض اوقات خود بھی ہلاکت میں پڑتا ہے اور اپنے دوستوں کو بھی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

تیسری صِفت: فاسق نہ ہو

اچھے دوست کی تیسری صِفت یہ ہے کہ وہ فاسِق (یعنی گُناہوں پر اَڑنے یا اِعلانیہ گُناہ کرنے والا) نہ ہو۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ (پارہ:15، سورۂ کہف:28)	ترجمہ کنزالایمان: اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ﳔ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﭙ (پارہ:27،سورۂ نجم:29)	ترجمۂ کنزالایمان: تو تم اس سے منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی۔

لٰہذا گنہگاروں فاسقوں کی صحبت سے ہمیشہ بچتے رہیں کہ جو گُناہ کا عادِی ہو، اس کی صحبت بعض دفعہ بڑی بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

شرابیوں کی صحبت کا بھیانک انجام

علّامہ احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص شرابیوں کی صحبت میں بیٹھتا تھا، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے اسے کلمہ شریف پڑھنے کی تلقین کی مگر افسوس! اسے آخری وقت کلمہ پڑھنا نصیب نہ ہوا، کلمے کی جگہ اس نے کہا: تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ! یہ کہتے ہوئے وہ دُنیا سے رخصت ہو گیا۔ یونہی ایک شطرنج کھیلنے والے کا آخری وقت آیا تو اسے کلمہ پڑھنے کی تلقین کی گئی، اس پر اس نے کلمے کی جگہ کہا: شَاهَكَ (یعنی تیرا بادشاہ)، یہ کہتے ہی اُس کا دَم نکل گیا۔[1]

آہ سلبِ ایمان کا خوف کھائے جاتا ہے | کاشکے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا[2]

چوتھا وصف: گمراہ نہ ہو

اچھے دوست کا پانچواں وَصف یہ ہے کہ وہ گمراہ اور بدمذہب (یعنی ضروریاتِ مذہبِ

---

1 ...الکبائر للذہبی، الکبیرۃ العشرون، فصل فی النرد والشطرنج، صفحہ:65 تقدیم و تاخیر۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:158۔

اہلسنّت میں سے کسی بات کا اِنکار کرنے والا) نہ ہو۔ کیونکہ بد مذہب کی صحبت ایمان کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اس کے سبب بندے کے عقائد بگڑتے ہیں، دِل سیاہ ہوتا ہے، ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور آدمی اللہ و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی گستاخیوں پر دلیر ہو جاتا ہے۔

تحصیل پھالیہ (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل بد مذہبوں کی صحبت میسر تھی، جس کی نحوست سے تعظیمِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور محبتِ اولیائے عظام رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی حلاوت سے محروم تھا۔ عاشقانِ رسول اور غلامانِ اولیا سے اس قدر نفرت تھی کہ میرے چچا جان جو کہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوت اسلامی کے مُشکبار دینی ماحول سے وابستہ تھے جب کبھی وہ ہمارے گھر آتے تو میرے اندر نفرت کی آگ بھڑک اٹھتی، انہیں حقارت بھری نظروں سے گُھورتا اور ان سے بات چیت کرنا بھی گوارا نہ کرتا۔ شاید اسی طرح میری زندگی کی شام ہو جاتی اور کل بروز قیامت حسرت و ندامت کا سامنا کرنا پڑتا مگر مجھ پر میرے ربّ کا کرم ہوا اور کسی کام کے سلسلے میں لاہور چچا جان کے گھر جانا ہوا۔ ایک دن انہوں نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کا کہا، نہ چاہتے ہوئے بھی میں انہیں منع نہ کرسکا اور اجتماع میں شریک ہو گیا، مگر یہاں بھی میری آنکھوں پر بندھی نفرت و عداوت کی پٹی نہ کھل سکی۔ قسمت میں چونکہ بد مذہبوں کے چنگل سے چھٹکارا اور عاشقانِ رسول کی صحبت لکھی ہوئی تھی اس لئے ایک دن دینی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہو گئی، انہوں نے انتہائی شفقت بھرے انداز میں مجھ پر انفرادی کوشش کی اور مجھے راہِ خدا میں سفر کی ترغیب دلائی، نہ جانے ان کی باتوں میں کیا اثر تھا کہ میں نے ہاتھوں ہاتھ ایک ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی نہ صرف ہامی

بھرلی بلکہ مدنی قافلے کا مسافِر بھی بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لله! عاشقانِ رسول کا قرب تو کیا ملا میری زندگی کا ڈھنگ ہی بدل گیا، پرسوز بیانات اور پیاری پیاری نعتیں اور میٹھی میٹھی سنّتیں سیکھنے سکھانے کے حلقوں نے تو میری سوچ کا محور ہی بدل دیا، دل میں حُبِّ خدا اور عشقِ مصطفٰے کی شمع روشن ہوگئی اور مجھے ایک قلبی سکون ملنے لگا، آنکھوں پر بندھی بغض وعداوت کی پٹی کھل گئی اور دعوتِ اسلامی سے نفرت محبت میں بدل گئی۔ سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو کر آپ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہوگیا۔ مدنی قافلے سے واپسی پر میں نے بدمذہبوں سے میل جول ختم کرلیا اور اپنا ظاہر وباطن مزید ستھرا کرنے کے لئے تربیتی کورس میں داخلہ لے لیا۔(1)

پانچواں وَصف: دُنیا کا حریص نہ ہو

ہم نے جسے دوست بنانا ہے، اس کی پانچویں خوبی یہ ہے کہ ہم جسے دوست بنانا چاہ رہے ہیں، وہ دُنیا کا لالچی نہ ہو۔ کیونکہ لالچی انسان چار پیسوں کی لالچ میں کچھ کا کچھ کر ڈالتا ہے۔

تیسری روٹی کہاں گئی...؟؟

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کیا: یَارُوْحَ الله! میں آپ کی صحبتِ بابَرَکت میں رہ کر خدمت کرنا اور علمِ شریعت حاصِل کرنا چاہتا ہوں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کو اجازت دے دی، چلتے چلتے جب دونوں ایک نَہَر کے کَنارے پہنچے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: آؤ کھانا کھا لیں! آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس 3 روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی

(1)... عشقِ رسول، صفحہ: 50۔

دونوں کھا چکے تو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نَہَر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپالی۔ جب آپ علیہ السلام پانی پی کر واپس تشریف لائے تو روٹی موجود نہ پاکر فرمایا: **تیسری روٹی کہاں گئی؟** اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا: مجھے نہیں معلوم، آپ علیہ السلام خاموش ہو رہے۔

تھوڑی دیر بعد فرمایا: آؤ آگے چلیں! رستے میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ 2 بچّے تھے، آپ علیہ السلام نے ہرنی کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آگیا، آپ علیہ السلام نے اُسے ذَبح کیا، بُھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ گوشت کھا چکنے کے بعد آپ نے ہڈّیوں کو جَمع کیا اور فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللہ (اللہ پاک کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہو جا) ہِرنی کا بچّہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ علیہ السلام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اللہ پاک کی قسم! جس نے مجھے یہ معجزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی۔ سچ بتا، **وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟** وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے، آپ علیہ السلام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کَنارے پہنچ گئے، آپ علیہ السلام نے اُس شخص سے فرمایا: تجھے اُس خدا کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ **وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟** وہ بولا: مجھے نہیں معلوم۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: آؤ آگے چلیں۔ چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ علیہ السلام نے ریت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا: اے ریت کی ڈھیری! اللہ پاک کے حکم سے سونا (**Gold**) بن جا۔ وہ فوراً سونا بن گئی، آپ علیہ السلام نے اُس کے 3 حصّے کئے پھر فرمایا: یہ ایک حصّہ میرا ہے اور ایک حصّہ تیرا اور ایک حصّہ اُس کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔ یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا: یَا رُوْحَ

اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: یہ سارا سونا تُو ہی لے لے۔ پھر اس شخص کو چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ یہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اسے 2 شخص ملے، اُنھوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس سونا ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لئے تیّار ہو گئے تاکہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا: تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو! ہم اس سونے کے 3 حصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں شخص اس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا: بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا خرید کر لے آئے تا کہ کھا، پی، کر سونا تقسیم کر لیں۔ چُنانچِہ ان میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زَہر ملا دُوں تاکہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں ہی لے لوں۔ یہ سوچ کر اس نے زَہر خرید کر کھانے میں ملا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لے کر آئے گا ہم دونوں مل کر اُس کو مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لے کر آیا تو دونوں نے اُس کو قَتْل کر دیا۔ اس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تو زَہر نے اپنا کام کر دکھایا اور یہ دونوں بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام واپَس لوٹے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ السَّلام کے ہمراہ تھے آپ عَلَیْہِ السَّلام نے سونے اور تینوں لاشوں (*Dead Bodies*) کی طرف اشارہ کر کے ہمراہیوں سے فرمایا: **دیکھ لو دُنیا کا یہ حال ہے پس تم پر لازِم ہے کہ اس سے بچتے رہو۔**[1]

---

1 ...اِتحافُ السَّادَۃِ المُتَّقِین، کتاب: ذم البخل وذم حب المال، جلد: 9، صفحہ: 835۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دُنیا اور یہاں کے مال و دولت کے لالچیوں کا کیا انجام ہوا؛ سب نے مال کی حِرص میں ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اللہ پاک ہمیں حِرص سے بھی بچائے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہی دوستی لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی اور نیک صحبت کی فراہمی

پیارے اسلامی بھائیو! **نیک صحبت** پانے کا ایک طریقہ یہ ہے: ہم نیک پرہیزگار، خوفِ خُدا والے، آخرت کی فِکْر کرنے والے لوگوں کے ساتھ بیٹھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمیں بھی **نیک صحبت** نصیب ہو جائے گی۔ نیک صحبت حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنائیے، اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیجئے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ رسالہ **نیک اعمال** کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے، مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کر کے فیضانِ قرآن حاصل کیجئے، الحمدللہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا، ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو بعدِ نمازِ عشا مدنی چینل پر براہِ راست (***Live***) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں اس میں شرکت کیجئے، سوشل میڈیا (یعنی فیس بک (***Facebook***)، انسٹا گرام (***Instagram***)، واٹس ایپ (***WhatsApp***)، ٹوئٹر (***Twitter***) یوٹیوب (***YouTube***) پر دعوتِ اسلامی کے مختلف پیجز (***Pages***) بنے ہوئے ہیں ان کو دیکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اچھی صحبت حاصل ہو گی۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دوستی سے متعلق فرامینِ امیرِ اہلسنت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے!دوستی کے متعلق امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کے فرامین سُنتے ہیں: ❀اچھے دوست کو پہچاننے کے لئے اُس کے ساتھ سفر کریں یا کوئی معاملہ مثلاً خرید وفروخت وغیرہ کریں ❀غیبت اور تُہمت لگانے والے شخص سے دوستی نہ کریں، دُور رہیں ❀دُنیاوی دوستیوں کے نقصانات بارہا دیکھے ہیں ❀جو فارغ ہو وہی ذاتی دوستیاں کر سکتا ہے، جو دِینی کاموں میں مصروف ہو، اس کے پاس ذاتی دوستی کے لئے وقت نہیں ❀ذاتی دوستی والا دعوتِ اسلامی کے کسی عُہدے کے لئے کارآمد نہیں ❀جو دِین کا کام کرنا چاہتا ہے، وہ ذاتی دوستیوں سے بچے ❀بدعقیدہ کی دوستی آگ میں ہاتھ ڈالنے سے زیادہ نقصان دہ ہے ❀امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ رسالہ **نیک اعمال** میں فرماتے ہیں: کیا آپ کی کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی تو نہیں ہے؟(ذاتی دوستیاں اور گروپ، تنظیمی کاموں کی ترقّی میں عام طور پر رُکاوٹ بنتے ہیں۔)

اللہ پاک ہمیں بُری دوستیوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا اور آخرت کی بھلائیاں پانے، نمازوں کے پابند بننے، اپنی اور دوسروں کی اِصلَاح کی کوشش کرکے ثواب کا ذخیرہ جمع کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور جتنا ہو سکے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں عملاً حِصّہ لیجئے۔ 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے:

مدنی قافلہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دِین کی تبلیغ کے لئے، دُنیا بھر میں سُنّتوں کا ڈنکا بجانے کے لئے، خود نمازوں کی پابندی کرنے اور دوسروں کو نمازوں کا عادِی بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہر ماہ ہزاروں اسلامی بھائی مدنی قافلوں میں سَفَر کرتے اور مختلف علاقوں میں جا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سَعَادَت حاصِل کرتے ہیں، آپ بھی ہمت کیجئے، اللہ پاک کے دِین کو وقت دیجئے، اللہ کریم نے ہم پر کیسے کیسے انعام فرمائے، ہمیں سانسیں عطا کیں، روزانہ ہمیں رزق عطا فرماتا ہے، ہماری مشکلات حَل فرماتا ہے، ہمیں ہاتھ پیر دیئے، ناک، کان، آنکھ، زبان کی نعمت عطا فرمائی، اُسی رَحْمٰن ورَحِیم مالک کے اَحْکَام پر عَمَل کیجئے، اس کے دِین کو دُنیا بھر میں پھیلانے کے لئے وقت نکالئے اور اس نیک مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دُنیا اور آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! تَرْغیب کے لئے مدنی قافلے کی ایک مدنی بہار سنئے!

شرابی، مؤذِّن بن گیا

ہند کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستگی سے قبل میں گناہوں کے مرض میں مبتلا تھا، شراب پیتا، گالیاں بکتا اور والدین واَہْلِ محلہ کو خوب تنگ کرتا، آخر کار میری قسمت کا ستارہ چمکا اور میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذِمَّہ دار اسلامی بھائی سے ہو گئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے (یعنی سمجھاتے) ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سَفَر کرنے کی ترغیب دلائی، مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں فوراً 3 دِن کے مدنی قافلے کا مُسَافِر بن گیا، عاشقانِ رسول کی صحبت ملی اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل بھی پڑھنے کو ملے، جس کی برکت سے میں نہ صِرف نماز پڑھنے والا

بن گیا بلکہ دوسروں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے اور مدنی قافِلوں کا مُسافِر بنانے والا بن گیا۔ اس وقت میں ایک مسجد میں مؤذِّن ہوں اور خوب دینی کاموں کی دھومیں مچارہا ہوں۔[1]

بے عَمَل، باعَمَل بَن گئے خاص کر	آپ بھی دیکھ لیں، قافلے میں چلو
دِل پہ گر زنگ ہو، سارا گھر تنگ ہو	داغ سارے دھلیں، قافلے میں چلو[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپیلی کیشن کا تعارف

اے عاشقانِ رسول! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپیلی کیشن متعارف کروائی گئی ہے، اس اپیلی کیشن میں یہ بہترین آپشنز (**Options**) موجود ہیں: ❀ پچھلے تمام ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی **PDF** ❀ تمام ماہناموں کے مضامین (آرٹیکلز) ٹیکسٹ کی صورت میں موجود ہیں، جن کو کاپی کرکے شیئر بھی کیا جا سکتا ہے ❀ سرچ آپشن (**Search option**) جس میں تمام ماہناموں میں سرچ کرکے کوئی بھی چیز تلاش کی جاسکتی ہے ❀ تمام مضامین موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیئے گئے ہیں، اپنے اسمارٹ فون میں یہ اپیلی کیشن ڈاؤن لوڈ (**Download**) کر لیجئے! خود بھی فائدہ اٹھایئے اور دوسروں کو ترغیب بھی دلایئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ

---

1 ...شرابی مؤذن کیسے بنا؟ صفحہ:4۔
2 ...وَسائلِ بخشش، صفحہ:672۔

وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

شکر کرنا سُنّت ہے

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1): بندے کا ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ کریم کا شکر کرنا اللہ پاک کو پسند ہے۔[2] **(2):** اپنی زبانیں ذِکر سے اور دِل شکر سے تر رکھو!۔[3]

اے عاشقانِ رسول! شُکر کرنا سُنّت ہے ❁ اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کثرت سے شکر کرتے تھے ❁ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی ناشکری نہیں کی ❁ شکر اعلیٰ عبادت ہے ❁ شکر کرنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے ❁ بندے کو نعمت ملے، بندہ شکر کرے، اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بندہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔[4]

شکر کرنے کا طریقہ: ❁ حضرت ابو بکر شبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نعمت کو دیکھنے کے بجائے، نعمت دینے والے پر نظر رکھنا شکر ہے۔[5] مثلاً آپ کو تنخواہ (Salary) ملی، یہ بھی نعمت ہے، امتحان میں پاس ہوئے، بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہوئی، نماز کی توفیق ملی، روزہ رکھنے کی

---

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔
2 ...مُسلم، کتابُ الذِّکر والدُّعا، صفحہ:1122، حدیث:6932۔
3 ...شُعبُ الْاِیْمان، باب: محبۃُ اللہ، جلد:1، صفحہ:419، حدیث:590، ملتقطاً۔
4 ...صِراطُ الجنان، جلد:4، صفحہ:406، خُلاصۃً۔
5 ...اِحیاءُ العلوم، کتابُ الصَّبر والشکر، جلد:4، صفحہ:103، خلاصۃً۔

سعادت ملی، صدقہ دیا وغیرہ کوئی بھی نعمت ملی تو اب اس نعمت پر نگاہ نہ رکھئے بلکہ سوچئے: اللہ پاک نے یہ نعمت عطا کی، نعمت کی نسبت اپنی طرف نہیں، اللہ پاک کی طرف کیجئے ❁ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نعمت کے ساتھ نیکی کا ارادہ کرنا **دِل کا شکر** ہے۔ زبان سے اللہ پاک کی حمد و ثنا کرنا **زبان کا شکر** ہے۔ اللہ کریم کی دی ہوئی نعمت کو عِبادت میں خرچ کرنا، اس کو گُناہ میں استعمال ہونے سے بچانا **باقِی اعضا** کا شکر ہے۔[1]

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خریدیئے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

الفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خدا چاہیئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہیئے چشمِ نَم لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

1... اِحیاءُ العلوم، کتابُ الصّبر والشکر، جلد:4، صفحہ:103، خلاصۃً۔

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ...قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ [1]

﴾5﴿ قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ [2]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [3]

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [4]

---

1 ...اَفضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

2 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔

3 ...الترغیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

4 ...مَجمَعُ الزَّوائِد، کِتابُ الاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [1]

---

1 … تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔